© rasailojaraid.com

سے بھی کہہ رہا ہوں کہ میں نے اکثر احرار کے جلسوں میں اقبال کے شعر سنے تھے۔

مسجد شہید گنج کے دردناک حادثے نے مجلس احرار اسلام کی کمر توڑ دی تھی حتیٰ کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ حسن خطابت و قرأت کلام پاک میں یکتائے روزگار ہونے کے باوجود اس کی ساکھ دوبارہ قائم کرنے میں ناکام ہوتے جا رہے تھے ـــــ اگرچہ شاہ صاحب کی تقریر سننے والوں سے دلّی دروازے کا باغ اب بھی پُر ہو جایا کرتا تھا مگر سامعین میں وہ جوش و خروش ٹھنڈا پڑتا جا رہا تھا جو شاہ صاحب کی تقریر سے مخصوص تھا خود انہیں اس بات کا احساس ہو چلا تھا چنانچہ مجھے یاد ہے کہ ایک رات انہوں نے اپنی تقریر کے اختتام کے قریب پہنچتے پہنچتے اپنے مخصوص طنزیہ انداز میں کہا تھا "مجھے معلوم ہے لاہور والو! تم جو یہاں جمع ہوئے ہو تو صرف میری تقریر سے لطف حاصل کرنے کی غرض سے ورنہ دل تمہارے اب یہاں نہیں ہوتے . . . . اس کے باوجود میں اس صورت حال سے بے نیاز ہوں اس لیے کہ سننے والا اسن رہا اور جاننے والا جانتا ہے کہ ؎

انہیں کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات انکی
انہیں کی محفل سجا رہا ہوں چراغ میرا ہے رات انکی

معلوم نہیں یہ اس شعر کی تاثیر تھی جس کے خالق کا پتہ مجھے آج تک نہیں چل سکا یا شاہ صاحب کے احساسِ شکست کے اعتراف کا کرب تھا کہ کسی نے مجھے اندر سے جھنجھوڑ دیا ـــــ اور مجھے ایک سنگین دیوار میں رخنے پڑتے محسوس ہونے لگے تقریر ختم ہوئی مگر میرے دل کی بہت سی کھڑکیاں کھل گئیں آندھیاں تیز ہوتی جا رہی تھیں میرے سینے میں سجی ہوئی ہر چیز فرش پر گر رہی تھی پھر مجھے محسوس ہونے لگا کہ سورج غروب ہو رہا ہے جھٹ پٹا پھیلتا جا رہا ہے ـــــ اور میں جلسہ گاہ سے اُٹھ کر معلوم نہیں کیسے گھر آیا ـــــ تھوڑی دیر میں صبح ہو گئی ـــــ صبح کی پہلی کرن ہر قسم کے ظاہری او باطنی اندھیرے کی شدت کو کم کر دیتی ہے میں جو کسی نامعلوم اداسی تلے دبا جا رہا تھا پھر زندگی کی بھیڑ میں گم ہوتا گیا۔ مگر شاہ صاحب نے جس لہجے میں یہ شعر پڑھا وہ میری رگوں میں یوں اتر گیا تھا کہ آج تک نکل نہیں سکا کئی دن وقفے وقفے سے یہ شعر میری زبان پر بے ارادہ جاری ہوتا رہا کبھی تحت اللفظ اور کبھی ترنم سے

انہیں کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات اُنکی
انہیں کی محفل سجا رہا ہوں چراغ میرا ہے رات اُنکی

[منقول از
"کھوتے ہوؤں کی جستجو"]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مولانا محمد اسحاق صدیقی

# اسلامی عبادات

قسط ۵

## صوم کی حکمتیں :

شریعتِ اسلامیہ کے سب احکام سراپا حکمت ہیں، جہاں ہمیں حکمت نہ معلوم ہو سکے وہاں اپنے ذہن کا قصور سمجھنا چاہیئے ورنہ کوئی حکم شرعی بھی حکمت و مصلحت سے خالی نہیں۔ صوم یعنی روزے میں ایک حکمت نہیں بلکہ کئی حکمتیں ہیں، بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں روزہ سراپا ایک حکمت عبادت ہے۔

یہ بات بھی قابلِ تذکرہ ہے کہ دنیا میں جو مشہور مذہب پائے جاتے ہیں مثلاً مسیحیت، ہندو مذہب وغیرہ ان سب میں روزے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور عبادت کا یہ طریقہ مختلف مذاہب کے پیروؤں میں رائج ہے مگر شریعت اسلامیہ نے جس صوم کا حکم دیا ہے اس کی شان ہی جدا گانہ ہے۔ اس میں فائدہ زیادہ اور تکلیف کم ہے۔ روزے کے بارے میں غور کیجئے کہ شریعت نے غذا کی مقدار میں کوئی کمی نہیں کی۔ عام طور پر آدمی دن رات میں تین وقت کھاتا ہے۔ صبح دوپہر اور رات کو۔ شریعت نے تینوں کھانے قائم رکھے، صرف ان کے اوقات بدل دیئے۔ ناشتہ کا وقت بدل کر طلوع صبح صادق سے پہلے کر دیا، مغرب کے وقت افطار رکھا جو دن کے کھانے کا قائم مقام ہے۔ اس کے بعد رات بھر میں جس وقت جی چاہے کھا سکتا ہے۔ گویا جس کا جی چاہے رات کا کھانا بھی کھائے اور اس طرح تینوں وقت پورے کرلے۔ بعض لوگ ویسے بھی دو ہی وقت کھاتے ہیں، یعنی صبح و شام اس لئے رات کے وقت آزادی دے دی۔ تاکہ ہر شخص اپنی عادت سہولت اور صحت کی مناسبت سے کھائے پیئے۔ اس حکیمانہ طرز کا یہ اثر ہوتا ہے کہ روزے کی وجہ سے کوئی قابلِ ذکر کمزوری نہیں پیدا ہوتی، جو کمزوری محسوس ہوتی ہے وہ وقتی ہوتی ہے جو رمضان ختم ہونے کے بعد بہت جلد زائل ہو جاتی ہے۔ وہ درحقیقت قلتِ غذا کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ تبدیلِ عادت کی وجہ سے ہوتی ہے اگر کوئی شخص مدتِ دراز تک روزے رکھتا رہے تو ایک مدت کے بعد اسکی کمزوری آہستہ آہستہ زائل ہونے لگے گی یہاں تک کہ اگر طبیعت روزے کی عادی ہو جائے تو کوئی کمزوری محسوس نہ ہو۔ ہاں اگر تقلیلِ غذا وغیرہ کسی دوسری وجہ سے کمزوری ہو جائے تو دوسری بات ہے مگر ایسے روزے سے کیا تعلق ——— ؟ یہ کمزوری دوسرے سبب کا اثر ہے نہ کہ صوم کا۔

باوجود اس کے روزے کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے یعنی نفس کو شہوات سے ... رکھنے کی قوت د

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے جس سے کام لیا جائے تو "تقوٰی" کی صفت نفس میں راسخ ہو جاتی ہے۔ اور یہ اعلیٰ درجہ کی صفت اور زبردست روحانی قوت صرف تبدیلِ عادت کی وجہ سے حاصل ہو جاتی ہے نہ تقلیلِ غذا کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ کسی اور سخت مجاہدے کی۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ انسان عادتوں کا غلام ہوتا ہے۔ اور خلافِ عادت کسی بات کا کرنا یا کسی عادت کا ترک کرنا اس پر بہت شاق ہوتا ہے۔ لیکن جب کچھ دن اس تکلیف اور مشقت پر صبر کرتا ہے، تو یہ کم ہو جاتی ہے بلکہ ایک مدت کے بعد بالکل مفقود ہو جاتی ہے۔ یہ تکلیف جاتی ہے تو صبر اور خواہش نفس سے مقابلے کی قوت دے کر جاتی ہے۔ یہی قوت صوم کا بہت بڑا ثمرہ اور اس کا دیا ہوا بہت قیمتی تحفہ ہے۔ جب یہ قوت و طاقت مسلمان میں بیدار اور قوی ہو جاتی ہے تو وہ نفس کی خلافِ شریعت خواہشوں اور گناہوں کے تقاضوں کا بھی مقابلہ بھی نسبتاً سہولت اور آسانی کے ساتھ کر لیتا ہے اور اگر اس قوت سے برابر کام لیتا رہے تو "تقوٰی" یعنی اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف کاموں سے بچنے اور دور رہنے کی عادت اس میں پیدا ہو جاتی ہے جو روزہ کا ایک اہم مقصد ہے۔

۲ : روزے میں ایک لطیف حکمت یہ ہے کہ اس سے انسان کو اپنی انسانیت کا احساس ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ انسان کو ایک مشابہت ملائکہ کے ساتھ حاصل ہے۔ اور ایک حیوان کے ساتھ یعنی اس میں ملکوتیت و حیوانیت دونوں چیزوں کا امتزاج ہے۔ ملکوتیت کا تقاضا اللہ تعالیٰ کی یاد اور اسکی عبادت ہے اور حیوانیت کا تقاضا کھانا پینا اور جنسی خواہش پوری کرنا ہے۔ یہ حیوانی تقاضے جب مدت تک پورے ہوتے رہیں تو ان کے مناسب جذبات و میلانات اور اخلاق کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور انسان بھولنے لگتا ہے کہ میں انسان ہوں اور میرے اندر ملکوتیت کا جو جزو ہے وہی ارفع اور اعلیٰ ہے اور اسی کو ترقی دینا مقصدِ حیات بلکہ مقصدِ وجود ہے۔ روزہ بھی بھول کو دور کر دیتا ہے۔ روزہ دار کو احساس ہوتا ہے کہ میں حیوان نہیں ہوں جو کھانے پینے وغیرہ نفس کی طبعی خواہشوں کا غلام بنا رہوں اور نفس کی ہر فرمائش پوری کرتا رہوں۔ یہ احساس بہت قیمتی چیز ہے۔ یہ انسان کے دل میں روحانی ترقی اور بارگاہِ الٰہی میں قرب حاصل کرنے کا شوق پیدا کرتا ہے جو اس مقصدِ عظیم کی جانب پہلا قدم ہے۔

۳ : کھانے پینے وغیرہ لذات کو ترک کر کے روزہ دار ان لوگوں کی حالت کا احساس پیدا کر سکتا ہے جنہیں ضروریاتِ زندگی حاصل کرنے میں بھی دشواریاں پیش آتی رہتی ہیں اور جو فقر و افلاس کا شکار ہیں۔ اسے ان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لوگوں سے ہمدردی ہوتی ہے، جو انسے ان کی امداد پر ابھارتی ہے۔ یہ صورت معاشرے کے لئے بھی مفید ہے۔ اور روزے دار کے لئے بھی۔

۴ :۔ روزہ عام حالات میں صحت کے لئے بہت مفید ہے۔ اس وجہ سے آلاتِ ہضم کو کچھ آرام مل جاتا ہے۔ اور جسم کے بہت سے فضول اور فاسد مادے تحلیل ہو کر ختم ہو جاتے ہیں۔ اعضاء میں غذا کو جذب اور ہضم کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رمضان کے بعد جب آدمی معمول سابق کے مطابق غذا کھاتا ہے، تو اس سے قوت بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے۔ اور رمضان میں پیدا ہونے والے ضعف کی تلافی جلد ہو جاتی ہے۔ علاوہ بریں مشاہدہ ہے کہ روزہ دار عام طور پر روزوں کے دوران بہت کم بیمار ہوتا ہے۔

۵ :۔ روزہ دار صبر کا عادی ہو جاتا ہے جو دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی کی کلید ہے۔ بے صبری کی عادت دونوں جہانوں میں نقصان اور خسارے کا سبب ہے۔

۶ :۔ رمضان المبارک میں سب مسلمان روزے رکھتے ہیں اور رات کو تراویح پڑھتے ہیں اسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی یاد اور عبادت کی فضا بن جاتی ہے جس میں تقویٰ اور پرہیزگاری کی خوشبو ہوتی ہے اس فضا سے کم و بیش ہر شخص متاثر ہوتا ہے یہاں تک کہ غیر مسلم بھی متاثر ہوتے ہیں، اور ہر مسلمان کے قلب کا تعلق اللہ تعالیٰ سے بڑھتا ہے۔

**تنبیہ ضروری** : یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ پورے رمضان کے روزے فرض ہیں۔ اور بغیر عذر شرعی ایک روزہ کا ترک کرنا بھی سخت گناہ ہے۔

## روزے کے آداب :

روزہ کوئی رسم نہیں بلکہ عبادت ہے، اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی ہے، اگر اس میں گناہوں کی آمیزش کی جائے تو یہ بات بہت افسوسناک ہوگی اور ایسا روزہ بارگاہِ الٰہی میں قابلِ قبول نہیں ہو سکتا۔ ایسے روزے سے فرض تو ادا ہو جاتا ہے مگر اس پر وہ اجر نہیں ملتا جس کا وعدہ صوم پر کیا گیا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس سے فرض ادا ہو جاتا ہے۔ ورنہ گناہوں سے مخلوط روزہ تو اس قابل بھی نہیں ہوتا کہ اس سے فرض ادا ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ کا کرم اور ان کی رحمت ہے کہ ان کے قانون میں اس سے فرض ادا ہو جاتا ہے۔ اس لئے روزہ ترک کرنے سے تو بہر حال یہ روزہ بھی بہتر ہے۔ مگر ایسے روزہ سے اصل مقصد یعنی رضائے الٰہی کا حصول نہیں ہو سکتا۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص " روزے میں گناہ کی باتوں اور ان پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی حاجت نہیں۔ (مشکوٰۃ) ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کو حاجت تو کسی چیز کی بھی

© rasailojaraid.com